62839-وسوسہ اوراس کا علاج

سوال

جب مجھے وسوسہ پیدا ہواورمیں بیوی کی بات کا وسوسے کے سبب جواب نہ دوں یا پھر اپنے اس اعتقاد کی بنا پر کہ بیوی ہی اس وسوسے کا سبب ہے توکیا میرا جواب نہ دینا طلاق شمار ہوگا ؟ اورجب میں اس سے عصبیت اورانفعال سے یا متاثر ہوکر بات کروں توکیا اسے طلاق شمار کیا جائے گا ؟

پسندیدہ جواب

آپ کا بیوی کوجواب نہ دینا طلاق شمار نہیں ہوگا ، اوراسی طرح عصبیت اورانفعال میں کی گئی بات بھی طلاق شمار نہیں ہوگی ۔

جتنا بھی آپ طلاق کے متعلق سوچ لیں یا پھر اپنے آپ سے اندر ہی اندر کہتے رہیں یا عزم کرلیں طلاق اس وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک آپ الفاظ کی شکل میں زبان سے ادا نہیں کرتے ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ اللہ تعالی نے میری امت سے اس کے وسوسے ، اوران کے دل کی بات جب تک کہ وہ اس پر عمل نہ کرلیں یا زبان سے بات نہ کرلیں معاف کردی ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (6664) صحیح مسلم حدیث نمبر (127) ۔

اہل علم کے ہاں عمل بھی اسی پر ہے کہ جب انسان اپنے دل میں ہی طلاق کی بات کرے اوراسے زبان پر نہ لائے تووہ کچھ بھی نہیں ۔

بلکہ بعض اہل علم کے ہاں تووسوسے میں مبتلا شخص کی طلاق واقع ہی نہیں ہوتی چاہے وہ زبان سے بھی طلاق کے الفاظ بول دے ، لیکن اس سے اس کا طلاق دینے کا ارادہ نہ ہو ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

(وسوسے میں مبتلا شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی اگرچہ وہ زبان سے طلاق کے الفاظ ادا کردے اوراس سے طلاق مقصد نہ ہو، اس لیے کہ یہ الفاظ وسوسے والے شخص بغیر ارادہ اورقصد کے ادا ہوئے ہیں ، بلکہ وہ اس پر مبہم ہے جوکہ قلت منع اورقوت دافع کی وجہ سے ادا ہوئے ہیں ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ابہام میں طلاق نہیں"

لھذا اس سے اس وقت تک طلاق واقع نہیں ہوگی جب تک کہ وہ اطمنان اور حقیقی ارادہ سے طلاق نہ دے ، تویہ چیز جس پر وہ بغیر قصد اوراختیار کے بغیر مجبور کیا گیا ہے یقینا اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی) انتہی ۔ دیکھیں فتاوی اسلامیۃ (277/3) ۔

ہم آپ کو وصیت کرتے ہیں کہ آپ وسوسے کی طرف متوجہ ہی نہ ہوں اور اس سے اعراض کرتے ہوئے جس چیز کی دعوت وسوسہ دے اس کی مخالفت کریں، اس لیے کہ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے تا کہ وہ مومنوں کو پریشانی میں بتلا اور غمگین کرے ۔

وسوسے کا سب سے بہتر اور اچھا علاج اللہ تعالی کا کثرت سے ذکر اور شیطان مردود سے پناہ اور معاصی و گناہوں سے دور رہنا ہے جس کی وجہ سے شیطان اولاد آدم پر مسلط ہوتا ہے ۔

اللہ جل شانہ کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

{یقینا (شیطان) کے لیے ان لوگوں پر کوئی طاقت اور زور نہیں چلتا جو ایمان لائیں اور اپنے رب پر توکل کریں} النحل (99) ۔

بہتر ہے کہ ہم یہاں پر ابن حجر ھیتمی رحمہ اللہ تعالی نے جو وسوسے کا علاج بیان کیا ہے وہ نقل کرتے جائیں :

ابن حجر رحمہ اللہ تعالی (اللہ ان سے نفع دے) سے جب وسوسے کی بیماری کا علاج دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

اس کی بہت ہی فائدہ مند اور نفع بخش دوا موجود ہے، وہ یہ کہ اس سے مکمل طور پر اعراض ہی کافی ہے ۔

اگر نفس میں کسی قسم کا تردد ہو تو جب اس کی طرف دھیان ہی نہیں دیا جائے گا اور اس کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوا جائے تو وہ تردد اور وسوسہ کبھی بھی نہیں ٹھر سکتا بلکہ کچھ مدت کے بعد ہی وہ غائب ہو جائیگا، جیسا کہ اس کا تجربہ بھی بہت سے اچھے لوگوں نے کیا ہے ۔

لیکن اگر اس کی طرف متوجہ ہو کر اور دھیان دے کر اس کے تقاضے پر عمل کیا جائے گا تو وہ اور زیادہ ہوتا چلا جائے گا حتی کہ اسے مجنونوں اور پاگلوں تک پہنچا دے گا بلکہ اس سے بھی قبیح شکل میں لے جائے گا، جیسا کہ ہم نے بہت سے لوگوں کا مشاہدہ کیا ہے جو اس بیماری میں بتلا ہوئے اور اس کی اور اس کے شیطان کی طرف متوجہ ہوئے

جس کے بارہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا :

(پانی کے وسوسہ ولھان سے بچو) یعنی جو کچھ اس میں مبالغہ اور لھو ہے اس کی وجہ سے بچو جیسا کہ اس کے متعلق شرح مشکاۃ الانوار میں بیان کیا گیا ہے، اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کی تائید بھی آئی ہے جو میں نے ذکر کی ہے کہ جو بھی وسوسہ میں بتلا ہو اسے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنی چاہیئے اور وہ اس وسوسہ سے رک جائے ۔

تو آپ اس علاج پر ذرا غور و فکر اور تامل کریں جسے ایسے شخص نے تجویز کیا ہے جو اپنی امت کے لیے خود بولتا ہی نہیں ۔

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ جو اس سے محروم ہوا وہ ہر قسم کی بھلائی اور خیر سے محروم ہو گیا، اس لیے کہ وسوسہ بالاتفاق شیطان کی طرف سے ہے وہ ایسا لنعتی ہے جس کی مراد کی کوئی انتہاء ہی نہیں بلکہ وہ تو مومن کو ضلالت و گمراہی اور پریشانی، زندگی کی بربادی، اور نفس کو اندھیرے میں ڈال دیتا ہے اور وہاں تک لے جاتا ہے کہ اسے اسلام سے ہی خارج کر دے اور اسے اس کا شعور اور علم تک نہیں ہوتا ۔

فرمان باری تعالی ہے :

{یقینا شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم اسے دشمن ہی بنا کر رکھو} فاطر (6)

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ : (جو وسوسہ میں بتلا ہو اسے یہ کہنا چاہیئے : میں اللہ تعالی اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا)

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو بھی اپنے ذھن میں انبیاء کے طریقے اور سنت رکھے اور خاص کر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور شریعت جسے وہ آسان و سہل اور واضع اور بالکل صاف شفاف جس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں وہ آسانی پائے گا۔

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور اس نے تم پر دین میں کوئی حرج نہیں بنایا}.الحج (78)۔

جو بھی اس پر غور و فکر اور تامل کرتا اور حقیقی ایمان لائے اس سے وسوسہ کی بیماری اور شیطان کی طرف دھیان دینے کی بیماری جاتی رہتی ہے، ابن سنی کی کتاب میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ :

جو بھی اس وسوسے میں مبتلا ہوا سے تین بار یہ کہنا چاہیئے : ہم اللہ تعالی، اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس سے اس کا وسوسہ جاتا رہے گا۔

عز بن عبدالسلام وغیرہ نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے، ان کا کہنا ہے :

وسوسہ کا علاج یہ ہے کہ : یہ اعتقاد رکھے کہ یہ ایک شیطانی سوچ ہے، اور ابلیس ہی ہے جس نے یہ سب کچھ اس کے ذہن میں ڈالا اور اس سے لڑرہا ہے، تو اس سے اسے مجاھد کا ثواب حاصل ہوگا، اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کے دشمن سے لڑرہا ہے۔

اور جب وہ اسے محسوس کرے گا تو اس سے بھاگ جائے گا، اور یہ اسی سے ہے جس سے نوع انسانی شروع سے مبتلا رہی اور اللہ تعالی نے اسے اس پر بطور آزمائش مسلط کردیا تا کہ اللہ تعالی حق کو ثابت اور باطل کو ختم کرے اور اگرچہ کافر اس کو برا ہی جانتیں رہیں۔

اور صحیح مسلم میں عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ شیطان میرے اور میری نماز اور قرات کے درمیان حائل ہوگیا، میں نے اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا :

یہ شیطان جسے خنزب کہا جاتا ہے، تو اس سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کر اور اپنی بائیں جانب تین بار تھوک، میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ تعالی نے مجھ سے اسے دور کردیا۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2203)۔

تو اس سے آپ کو علم ہوگا کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ صحیح ہے کہ وسوسہ صرف اس پر مسلط ہوتا ہے جس پر جہالت طاری ہو اور وہ تمیز کرنے سے عاری ہوجائے، لیکن جو حقیقی علم رکھے اور باعقل ہو تو وہ اتباع سے نہیں نکلتا اور نہ ہی اس میں بدعات پائی جاتی ہیں۔

اور سب سے قبیح اور برے بدعتی وہ ہیں جنہیں وسوسوں نے گھیر رکھا ہے اسی لیے امام مالک رحمہ اللہ تعالی نے اپنے شیخ ربیعہ جو کہ ان کے زمانے کے امام تھے کہا ہے :

ربیع لوگوں میں سے دو کاموں استبراء اور وضوء میں سب سے زیادہ تیز اور آگے تھے، حتی کہ اگر ان کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو میں کہتا کہ اس نے نہیں کیا، شائد وہ اپنے اس قول (اس نے نہیں کیا) سے مراد وضوء نہیں کیا ہو۔

اور ابن ھرمز استبراء (برات طلب کرنے) اور وضوء میں بہت زیادہ سست تھے، اور وہ کہتے تھے کہ میں آزمائش میں ہوں میری اقتداء نہ کرو۔

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ :

جو شخص وضوء یا پھر نماز میں وسوسہ میں مبتلا ہوجائے تو اس کے لیے لاإلہ إلا اللہ کہنا مستحب ہے ، اس لیے کہ شیطان جب یہ سنے گا تو ذلیل ہوکر پیچھے ہوجائے گا ، اور لاإلہ إلا اللہ ذکر کی چوٹی اور بلندی ہے ، اور وسوسے کو ختم کرنے کے لیے سب سے بہتر اور اچھا علاج کثرت سے اللہ تعالی کا ذکر کرنا ہے ۔ ۔ ۔ ۔) ابن حجر ھیتمی رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی

دیکھیں : الفتاوی الفقھیۃ الکبری (149/1)

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے وسوسوں کو دور فرمائے ، اور ہمیں اور آپ کو مزید ایمان اور اصلاح اور تقوی عطا فرمائے آمین یا رب العالمین ۔

واللہ اعلم.